محافظ خانہ بہاولپور میں دستاویزات بہاولپور کا جائزہ

محمد طاہر ☆
محمد اکبر ملک ☆☆

حکومتیں اپنے سرکاری دستاویزات کو محفوظ رکھنے کے لیے اپنی ریاست میں مرکزی و صوبائی سطح پر ایسی عمارتیں یا محافظ خانے تعمیر کرتی ہیں جن میں تمام اہم دفتری ریکارڈ کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ محافظ خانہ کے لغوی معنی بھی ایسی جگہ یا عمارت کے ہیں جس میں فیصلہ شدہ مسلیں اور کاغذات رکھے جاتے ہیں۔(۱) ریاست بہاولپور (۱۷۲۷ء - ۱۹۵۵ء) نے اپنے تمام اہم دفتری ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لیے ریاست کے صدر مقام دارالسرور بہاولپور میں ایک محافظ خانہ قائم کیا۔ بہاولپور شہر کو اپنی ریاست کا صدر مقام بننے سے پہلے الہ آباد اور ڈیراور کو صدر مقام کی حیثیت حاصل تھی۔ ۱۷۴۸ء میں جب شہر بہاولپور کی بنیاد رکھی گئی تو اس کے تمام دفاتر موجودہ جامع مسجد الصادق کے گرد و نواح میں قائم کئے گئے مثلاً شیش محل' دیوان خانہ اور دیگر عمارات (۲) یہ محل اس وقت کے امیران بہاولپور کی سرکاری رہائش گاہ تھی۔ کابل کے حکمران تیمور شاہ (۱۷۷۲ء- ۱۷۹۳ء) کے ایک سپہ سالار احمد خاں نے جب بہاولپور شہر پر حملہ کیا تو یہ تمام عمارات تباہ و برباد کر دیں۔(۳) انیسویں صدی کے دوران تمام سرکاری دفاتر قدیم شہر کے وسط میں تھے۔ ۱۸۶۶ء میں جب نواب صادق محمد خاں رابع (۱۸۷۹ء-۱۸۹۹ء) کو عدم بلوغت کے سبب بہاولپور کا نظم و نسق سنبھالنے کے لیے برطانوی ایجنسی (۱۸۶۶ء - ۱۸۷۹ء) قائم ہوئی تو تمام محکمہ جات کو جدید خطوط پر مدون کیا گیا نئے سرے سے دفاتر کی تعمیر کی گئی اور رفتہ رفتہ انتظامی دفاتر قدیم شہر سے باہر منتقل کئے گئے۔ موجودہ عمارت میں تعینات عملہ کے مطابق یہ عمارت تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل تعمیر ہوئی تھی جس کے ثبوت کے طور پر وہ ۶۷-۱۸۶۶ء کا ریکارڈ پیش

☆ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور

☆☆ لیکچرار شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

کرتے ہیں۔(۴) جہاں تک ہماری تحقیق کا تعلق ہے' محافظ خانہ میں دستیاب شدہ سب سے قدیم ریکارڈ ۱۷۸۳ء کا بھی ملتا ہے جو کہ فارسی میں ہے۔(۵) اس طرح اس ریکارڈ کی قدامت سے عمارت کی تعمیر کا تعلق ثابت نہیں ہوتا' تاہم موجودہ محافظ بہاولپور کی عمارت کی تعمیر کا ذکر (۱۹۱۱ء - ۱۹۱۲ء) کی انتظامی رپورٹ میں ملتا ہے۔(۶) یہ عمارت اس دور کی تعمیر کی جانے والی تمام اہم عمارات جن میں ایس۔ ای۔ کالج بہاولپور اور منصفی (عدالتی) کی عمارات کے بین بین تعمیر ہوئی۔ اس عمارت کا آغاز برآمدے سے ہوتا ہے جس کے بعد تین بڑے دالان ہیں ان سے ملحق بڑے ریکارڈ روم ہیں۔ عمارت کی اونچائی تقریباً تیس فٹ ہے' لمبائی چھیاسٹھ فٹ ہے جبکہ اس کی چوڑائی تیس فٹ ہے۔ چھت پر روشنی کے لیے لکڑی کے بڑے بڑے روزن ہیں جن میں شیشے نصب ہیں اور ہوا کی آمدورفت کے لیے جالیاں بھی ہیں۔ یہ عمارت شمالاً جنوباً تعمیر کی گئی ہے اور ہر کمرے میں شمالاً جنوباً دو دروازے نصب ہیں' جس میں ہر دروازہ دوہرا ہے یعنی اس کا ایک دروازہ حفاظتی مقاصد کے لیے لوہے کی سلاخوں کا ہے اور دوسرا دروازہ مضبوط لکڑی کا ہے۔ کمرے کے اندر درمیان کی جگہ کو چھوڑ کر اس کے دونوں اطراف میں لکڑی اور لوہے کے تین منزلہ دیو ہیکل ریکس بنے ہوئے ہیں جو کئی خانوں میں منقسم ہیں ہر ریکس پر جانے کے لیے سیڑھیاں بھی ہیں۔ ان ریکس میں موضوعات اور محکموں کے حساب سے "بستے" رکھے ہوئے ہیں ہر بستہ متعدد فائلوں پر مشتمل ہوتا ہے اور سفید' سرخ' نیلے' نارنجی' پیلے اور سبز رنگوں کے مضبوط کپڑوں پر مشتمل ہے ان رنگوں کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے تاکہ رجسٹر میں درج فائلوں کی تلاش میں آسانی رہے' ہر بستے کو گھڑی کی طرح باندھ کر اس پر ایک کوپن لگا دیا گیا ہے جس پر تمام فائلوں کی تفصیل و فہرست ایک رجسٹر میں درج ہوتی تھی جو اب دستیاب نہیں۔ موجودہ صورت میں محافظ خانہ بہاولپور دو حصوں میں منقسم ہے اس کے بڑے کمرے قدیم ریکارڈ سے اٹے ہوئے ہیں اور یہ کمشنر آفس اور ڈپٹی کمشنر بہاولپور کے زیر نگرانی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کے محکمے کے تحت انتظام حصہ میں ضلع بہاولپور سے متعلق ریکارڈ ہے یہ ریکارڈ' فوج داری امور' محکمہ مال' نو آبادیات' رجسٹر نکاح اور رجسٹر حق داران اراضی اس کے علاوہ تمام ضلع کے موضع جات اور چکوک سے متعلق ہے۔(۸) یہاں پر اس ریکارڈ کی نقول سرکاری طور پر جاری کی جاتی ہیں۔

مضمون درج ذیل میں ہماری رسائی کمشنر آفس کے زیر انتظام ریکارڈ اور دستاویزات تک ممکن ہو سکی ہے جس کی کیفیت ذیل میں بیان کی جاتی ہے یہاں پر اس بات کا ذکر کرنا بھی

ضروری ہے اس محافظ خانہ کا موجودہ دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ مسلسل دستبرد کا شکار رہا ہے۔ اول تو ہر "چہل سالہ قانون اتلاف ریکارڈ(۹) کی رو سے تمام غیر ضروری ریکارڈ تلف کر دیا جاتا رہا ہے اور دوسرا ریاست کے پاکستان سے الحاق اور اس کے پنجاب میں ادغام کی وجہ سے ریکارڈ کا معتدبہ حصہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کو منتقل کر دیا گیا ہے۔(۱۰) ۸۲-۱۹۸۱ء کے دوران بعض سیاسی افراد کی توجہ دلانے پر حکومت پنجاب نے محافظ خانہ بہاولپور کے اہم اور چیدہ چیدہ ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لیے یہاں محکمہ "دستاویزات بہاولپور" کا قیام ضروری سمجھا۔ جس میں ابتدائی طور پر بطور ریسرچ آفیسر پروفیسر معین الدین قریشی (۱۹۸۱ء - ۱۹۸۲ء) اعزازی طور پر خدمات انجام دیتے رہے اور بعدازاں حکومت پنجاب نے محمد رمضان انور (۱۹۸۲ء-۱۹۸۴ء) کو بطور افسر تحقیق دستاویزات بہاولپور متعین کیا۔(۱۱) جن کی کاوشوں سے بعض اہم فائلیں، دستاویزات، قوانین کی کتب اور خطوط کو Lamination اور جلدوں کے ذریعے محفوظ کیا گیا۔ ان کے بعد میاں رفیق (۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ء) ریسرچ آفیسر کے طور پر تعینات رہے، اسی دوران شاید فنڈز کی کمی کی بدولت یہ محکمہ اور ان کا عہدہ بھی ختم کر دیا گیا۔ نیاز احمد (۱۹۷۸ء تاحال ریکارڈ کیپر دفتر ہذا کے مطابق "چودھری ضیاء الدین انچارج محافظ خانہ کے دور میں تین ٹرکوں پر مشتمل پرانا ریکارڈ تقریباً تیس روپے فی من کے حساب سے فیصل آباد کی کسی فرم کو بیچ دیا گیا۔(۱۲) یہاں پر یہ بات بھی واضح ہو کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قانون چہل سالہ اتلاف ریکارڈ کی رو سے نجانے کتنی بار یہاں پر موجود ریکارڈ کو کوڑیوں کے مول نیلام کیا گیا یا نذر آتش کر دیا گیا، تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ محافظ خانہ بہاولپور کے دروازے کسی بھی دور میں باقاعدہ طور پر بہاولپور کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے محققین کے لیے نہیں کھولے گئے۔

ذیل میں محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب شدہ مواد کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت پیش کیا جاتا ہے۔

(ا) صادق الاخبار

ریاست بہاولپور میں ماہ جولائی ۱۸۶۷ء سے یہاں کے پولٹیکل ایجنٹ مسٹر ولیم فورڈ (۱۸۶۶ء-۱۸۶۷ء) اور اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کپتان منچن (۱۸۶۶ء-۱۸۷۹ء) کی کوششوں سے مطبع کوہ نور لاہور کی ایک شاخ کھولی گئی اور ستمبر ۱۸۶۷ء میں اس مطبع کا نام مطبع صادق الانوار رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کا پہلا سرکاری ہفت روزہ اخبار اور گزٹ صادق الاخبار کے

نام سے جاری کیا گیا' سب سے پہلا اخبار ۱۲ جمادی الاول ۱۲۸۴ھ بمطابق ۱۲ ستمبر ۱۸۶۷ء کو شائع ہوا یہ اخبار آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کے پہلے کاتب مولوی شیخ محمد اور ایڈیٹر ایک ہندو پیرایا لعل تھے۔(۱۴) یہ اخبار ہر جمعرات کو شائع ہوتا تھا اس کا سالانہ چندہ ۱۲ آنے جبکہ ڈاک خرچ کے ساتھ ۱۵ آنے تھا۔ اخبار کے سرورق پر لکھی گئی رباعی سے اس کے مقاصد کو سمجھنا آسان ہو سکتا ہے۔

صدق اور حق خاص اس کا کام ہے
اس لیے منظور خاص و عام ہے
راستی میں چونکہ ہے بس مقتدر
صادق الاخبار اس کا نام ہے (۱۵)

محافظ خانہ بہاولپور میں ۱۸۷۱ء سے ۱۹۵۵ء تک ہفت روزہ سرکاری اخبار و گزٹ کی مکمل فائلیں دستیاب ہیں جبکہ ۱۸۷۱ء سے قبل کی فائلیں دستیاب نہیں ہیں البتہ ۱۸۶۷ء کے چند شمارے سنٹر لائبریری بہاولپور میں محفوظ ہیں۔ محافظ خانہ میں محفوظ شدہ اخبارات کی فائلوں کی تعداد پچھتّر ہے ہر سال کے اخبارات ایک جلد میں بندھیں جبکہ ان میں سے بعض سالوں کی فائلیں دستیاب نہیں۔

(الف) دستیاب شدہ اخبارات کی فائلیں

(i) ۱۸۷۱ء تا ۱۸۷۹ء – ۹ عدد
(ii) ۱۸۸۱ء تا ۱۸۸۷ء – ۷ عدد
(iii) ۱۸۹۰ء تا – ا عدد
(iv) ۱۸۹۲ء – ا عدد
(v) ۱۸۹۴ء تا ۱۸۹۶ء – ۳ عدد
(vi) ۱۹۰۰ ا عدد
vii ۱۹۰۲ء تا ۱۹۳۰ء – ۲۹ عدد
(viii) ۱۹۳۲ء تا ۱۹۵۵ء – ۲۴ عدد

کل فائلیں – ۷۵

(ب) غیر موجود اخبارات کی فائلیں

(i) ۱۸۸۰ء – ا عدد

(ii) ۱۸۸۸ اور ۱۸۸۹ء ۲ عدد

(iii) ۱۸۹۱ء - ۱ عدد

(iv) ۱۸۹۳ء - ۱ عدد

(v) ۱۸۹۷ء تا ۱۸۹۹ - ۳ عدد

(vi) ۱۹۰۱ء - ۱ عدد

(vii) ۱۹۳۱ء - ۱ عدد

کل غیر موجودہ فائلیں دس عدد

(۲) ریاست بہاولپور کی انتظامی رپورٹیں۔

بہاولپور میں پریس کا قیام بہت سودمند ثابت ہوا انگریزوں کی سرپرستی نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ انتظام ریاست سے متعلق برطانوی ہند میں مروج اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا تو ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے سال کے اختتام پر انتظامی رپورٹ شائع کی جانے لگی جس میں تمام محکموں کی کارکردگی کا جائزہ بمع ضروری جدول کے شائع ہونے لگا۔ محافظ خانہ بہاولپور میں سال (۶۸-۱۸۶۷ء) سے لے کر (۵۰- ۱۹۴۹) تک کی رپورٹیں دستیاب ہیں ان میں سے بعض رپورٹیں انتہائی اچھی حالت میں موجود ہیں جبکہ اکثر کی حالت ناگفتہ بہ ہے خصوصاً ابتدائی سالوں کی رپورٹیں اس قدر بوسیدہ ہوچکی ہیں کہ ہاتھ لگانے سے کاغذ تلف ہو جاتا ہے۔ معلوم نہیں محکمہ دستاویزات بہاولپور نے اپنے قیام کے زمانے میں ان کو محفوظ کرنے اور فوٹو سٹیٹ کرانے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی۔ سب سے پہلی رپورٹ (۶۷-۱۸۶۶ء) صادق الانوار پریس بہاولپور سے باہتمام لعل سنگھ سپرنٹنڈنٹ شائع ہوئی۔(۶) اس رپورٹ کے کل صفحات سولہ ہیں اس رپورٹ کا پہلا صفحہ ریاست میں ایجنسی کی حکومت کے قیام سے پیدا ہونے والی صورت حال پر مکمل تبصرہ سے متعلق ہے۔ جس کے تحت ۲۰ جولائی ۱۸۶۶ء کو مسٹر فورڈ کمشنر ملتان کو بہاولپور ریاست کا پولٹیکل ایجنٹ اور سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا تھا اور مراد شاہ (۱۸۶۶ء - ۱۸۷۶ء) کو اس کی معاونت کے لیے اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ (Native Agent) مقرر کیا گیا تھا۔(۷) چونکہ یہ رپورٹ خالصتاً سابقہ نظام حکومت کے خاتمے اور بالکل ایک نئی طرز کے نظام کا پیش خیمہ تھی اس لیے اس میں سابقہ دور کے محکموں کی بدنظمی پر سیر حاصل بحث کی گئی تھی اور ان محکموں میں روشناس کرائی جانے والی نئی اصلاحات اور انہیں عملی جامہ پہنانے کا تمام لائحہ عمل پیش کیا گیا تھا۔ خصوصاً پہلے سے موجود درباری وزراء، مشیران، محل اور والدہ نواب کے ذاتی

اخراجات میں تخفیف کی گئی۔ عدلیہ کی نئی تنظیم' انتظامی اکائیوں کی نئی ساخت آمدن اور اخراجات ہر کڑی نگرانی پر خصوصی توجہ دی گئی۔ محکمہ دفاع جو بے قاعدہ فوج پر مشتمل تھا اسے باقاعدہ بنیادوں پر استوار کرنے اور ان کی تنخواہ اور وردی' فوجی گھوڑوں اور اسلحہ جنگ کے سلسلے میں سیر حاصل بحث کی گئی اور اسے نئی اصلاحات سے روشناس کرایا گیا۔ اس وقت کے تین وزراء (حاجی خان' علی گوہر خان اور امام شاہ) کو قابل اعتماد سمجھتے ہوئے فوج کے مختلف حصوں کا چارج سپرد کر دیا گیا۔(۱۸) ریاست میں ایک بالا دست محکمہ کی حیثیت سے پولیٹیکل ایجنٹ کی سرکردگی میں دفتر ایجنسی قائم کیا گیا جس نے نواب صادق محمد خاں چہارم کی تخت نشینی تک ریاست کے نظام حکومت کو چلانا تھا۔ اس رپورٹ میں نئے سرے سے پوری ریاست کی نئی انتظامی تقسیم کی گئی اس کے تحت نو کارداریاں ستائیس پیش کاریاں (درجہ اول) اور دس پیش کاریاں (درجہ دوم) قائم ہوئیں' جن کا عملہ' ان کی تنخوائیں اور ان کے نئے فرائض منصبی مقرر کئے گئے۔(۱۹) ریاست میں درآمدات و برآمدات کو کنٹرول کرنے کے لیے اور مسکرات و منشیات کے کاروبار کو منظم کرنے کے لیے کسٹم کا محکمہ تشکیل دیا گیا۔(۲۰) محکمہ مال کی بھی تشکیل نو کرتے ہوئے اسے نئی اصلاحات سے مزین کیا گیا خصوصاً زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور اس سے حاصل شدہ آمدنی کو جدید بنیادوں پر متعین کرنے کا اہتمام کیا گیا اسی دوران ریاست بھر میں نئے سرے سے بندوبست اراضی کرانے کا آغاز کیا گیا۔ ایجنسی کی حکومت ریاست میں نظام آبپاشی کی ضرورت سے بھی بے خبر نہ تھی اس مقصد کے لیے پہلے سے موجود نہروں کا جائزہ لیا گیا اور ان کی صفائی اور مزید نہروں کے قیام کی تجویز پیش کی گئی۔ ریاست میں عدالتی نظام کو بھی نئے سرے سے مدون کیا گیا اور نئی پولیس فورس کے قیام کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ ریاست میں انگریزی تعلیم کے حصول کے لیے مشن سکول کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

محافظ خانہ بہاولپور میں سال (۷۷-۱۸۷۶ء) میں شائع ہونے والی ایک انتظامی رپورٹ جو نواسی صفحات پر مشتمل ہے۔ صادق الانوار پریس سے شائع ہونے والی یہ ایک خوبصورت جامع' مجلد رپورٹ ہے جو کہ ایک سو برس سے زیادہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی بالکل نئی معلوم ہوتی ہے' چھپائی کا معیار بھی نہایت اعلیٰ ہے' جلد پر سبز رنگ کا نہایت خوشنما اور پائیدار ریشمی کپڑا چسپاں ہے اگرچہ ایجنسی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی اس رپورٹ کا تعلق آخری دور سے ہے لیکن انتظام و انصرام سے متعلق تمام شعبوں اور محکموں کی کارکردگی کا ایک مثالی خاکہ ہے۔ ان انتظامی رپورٹوں میں سے کچھ رپورٹیں "نیو پریس لاہور" اور "سول اینڈ ملٹری گزٹ پریس

لاہور" سے بھی شائع ہوئی ہیں۔(۲۱) ان دونوں رپورٹوں کا فرق ظاہر ہے خصوصاً بہاولپور پریس سے شائع ہونے والی رپورٹیں اپنی ساخت کے لحاظ سے بہت عمدہ ہیں جبکہ لاہور سے شائع ہونے والی رپورٹیں اپنی طباعت، جلد بندی اور کاغذ کی ساخت کے اعتبار سے اتنی معیاری نہیں ہیں۔

ذیل میں ہم محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب شدہ انتظامی رپورٹوں کا جائزہ پیش کرتے ہیں واضح ہو کہ یہ تمام رپورٹیں انگریزی زبان میں ہیں اور ان میں سے بعض غیر مطبوعہ بھی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض نجی لائبریریوں میں ایسی انتظامی رپورٹیں بھی دستیاب ہوئی ہیں جو اردو میں شائع ہوئیں ویسے ان تمام رپورٹوں کا ترجمہ صادق الاخبار میں بھی شائع ہوتا تھا۔

۱۔ انتظامی رپورٹ برائے سال = (۶۷-۱۸۶۶ء) مطبوعہ

۲۔	ایضاً	= (۶۸-۱۸۶۷ء) ""
۳۔	ایضاً	= (۶۹-۱۸۶۸ء) " "
۴۔	ایضاً	= (۷۱-۱۸۷۰ء) " "
۵۔	ایضاً	= (۷۶-۱۸۷۵ء) " "
۶۔	ایضاً	= (۷۷-۱۸۷۶ء) " "
۷۔	ایضاً	= (۱۹۰۰ - ۱۸۹۹ء) " "
۸۔	ایضاً	= (۱۹۰۱ - ۱۹۰۰ء) " "
۹۔	ایضاً	= (۱۹۰۲ء - ۱۹۰۱ء) " "
۱۰۔	ایضاً	= (۱۹۰۳ء - ۱۹۰۴ء) " "
۱۱۔	ایضاً	= (۱۹۰۵ء - ۱۹۰۶ء) " "
۱۲۔	ایضاً	= (۱۹۰۶ء - ۱۹۰۷ء) " "
۱۳۔	ایضاً	= (۱۹۰۷ء - ۱۹۰۸ء) " "
۱۴۔	ایضاً	= (۱۹۱۰ء - ۱۹۱۱ء) " "
۱۵۔	ایضاً	= (۱۹۱۱ - ۱۹۱۲ء) " "
۱۶۔	ایضاً	= (۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء) " "
۱۷۔	ایضاً	= (۱۹۱۳ء - ۱۹۱۴ء) " "
۱۸۔	ایضاً	= (۱۹۱۵ء - ۱۹۱۶ء) غیر مطبوعہ

۱۹- ایضاً = (۱۹۱۶ء – ۱۹۱۷ء) ایضاً

۲۰- ایضاً = (۱۹۱۷ء – ۱۹۱۸ء) مطبوعہ

۲۱- ایضاً = (۱۹۱۸ء – ۱۹۱۹ء) مطبوعہ

۲۲- ایضاً = (۱۹۱۹ء – ۱۹۲۰ء) مطبوعہ

۲۳- ایضاً = (۱۹۲۰ء – ۱۹۲۱ء) مطبوعہ

۲۴- ایضاً = (۱۹۲۱ء – ۱۹۲۲ء) مطبوعہ

۲۵- ایضاً = (۱۹۲۲ء – ۱۹۲۳ء) مطبوعہ

۲۶- ایضاً = (۱۹۲۳ء – ۱۹۲۴ء) مطبوعہ

۲۷- ایضاً = (۱۹۲۴ء – ۱۹۲۵ء) مطبوعہ

۲۸- ایضاً = (۱۹۳۱ء – ۱۹۳۲ء) مطبوعہ

۲۹- ایضاً = (۱۹۴۲ء – ۱۹۴۳ء) مطبوعہ

اگرچہ اس کے بعد بھی انتظامی رپورٹیں شائع ہوئیں لیکن یہ رپورٹیں محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب نہیں البتہ نجی لائبریریوں میں سال (۱۹۴۵ء – ۱۹۴۶ء)، (۴۹-۱۹۴۸ء) اور (۵۰-۱۹۴۹ء) کی رپورٹیں دستیاب ہیں اور اس حساب سے بہاولپور ریاست کی آخری انتظامی رپورٹ (۵۰-۱۹۴۹ء) کو شائع ہوئی۔ اس کے بعد غالباً انتظامی رپورٹوں کا رواج نہ رہا البتہ حسن محمود (۱۹۲۲ء – ۱۹۸۶ء) وزارت کے دور میں جمہوری حکومت کی کارکردگی کو نمایاں کرنے کے لیے حکومتی سطح پر سہ ماہی میگزین "بہاولپور ریویو" کے نام سے انگریزی میں شائع کیا جاتا رہا جس کے شمارے محافظ خانہ بہاولپور میں موجود نہیں۔

اس کے علاوہ محافظ خانہ بہاولپور میں انتہائی قلیل تعداد میں ریاست بیکانیر اور ریاست حیدر آباد دکن کی انتظامی رپورٹیں ملاحظہ میں آئی ہیں ایک اور رپورٹ Extract from the reports of the Punjab from(1858-59) to (1871-72) کے نام سے موجود ہے جس کی اشاعت صادق الانوار پریس بہاولپور سے ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک اور رپورٹ "رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت (۸۰-۱۸۷۹ء)" اردو زبان میں موجود ہے جبکہ اسی عنوان سے ایک اور رپورٹ مطبوعہ (۱۴-۱۹۱۳ء) انگریزی زبان میں موجود ہے۔ ان کا معیار اشاعت اتنا بہتر نہیں ہے۔

محافظ خانہ بہاولپور میں مندرجہ بالا انتظامی رپورٹوں کے علاوہ کچھ محکموں کی علیحدہ محکمانہ

رپورٹیں بھی شائع ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ پنجن آباد نظامت کی رپورٹ ۱۸۷۶ء (انگریزی میں)۔

یاد رہے کہ یہ رپورٹ بہاولپور ریاست کی نئی نظامت پنجن آباد کے قیام پر لکھی گئی ہے۔

۲۔ نور محل کی مرمت کے بارے میں محکمہ پبلک ورکس کی رپورٹ (انگریزی میں)

۳۔ محکمہ پبلک ورکس ہی سے متعلق الیکٹرک ورکس کی رپورٹ (ایضاً)

۱۰۔ ستلج ویلی سکیم سے متعلق کونسل آف ایجنسی بہاولپور کی طرف سے بھیجی جانے والی معروضات سے متعلق رپورٹ (۱۹۱۹ء) انگریزی میں۔

۱۱۔ رپورٹ درباب دریافت دریائے ستلج (اردو میں)

۱۲۔ ستلج ویلی سکیم کی منظوری سے متعلق رپورٹ (جون ۱۹۲۰ء) (انگریزی میں)

۱۳۔ ستلج ویلی سکیم کی تخمینہ سے متعلق رپورٹ (۱۹۲۶ء) ایضاً

۱۴۔ ستلج ویلی سکیم کی انتظامی رپورٹ (۲۷-۱۹۲۶ء) ایضاً

۱۵۔ اراضی سے متعلق Mr Dobrons کی رپورٹ (۱۹۳۰ء) ایضاً

۱۶۔ ستلج ویلی سکیم سے متعلق ماہرین کی کمیٹی کی رپورٹ (۱۹۳۱ء) ایضاً

۱۷۔ ستلج ویلی سکیم کی موجودہ صورت سے متعلق رپورٹ (۱۹۳۱ء) ایضاً

۱۸۔ بہاولپور کے نہری نظام سے متعلق رادھیکا لعل کی رپورٹ (۱۹۳۲ء) ایضاً

۱۹۔ اراضیات سے متعلق پروفیسر ڈبلیو روبرٹ کی رپورٹ (۱۹۳۲ء) ایضاً

۲۰۔ آباد کاری سے متعلق نصف سالہ رپورٹ (۱۹۳۳ء) ایضاً

۲۱۔ دریائے ستلج کی ملکیت سے متعلق ریاست بہاولپور کی مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ (۱۹۳۴ء) (انگریزی میں)

۲۲۔ ستلج ویلی سکیم کے قرض اور اضافی رقم کی فراہمی سے متعلق رپورٹ (۱۹۳۶ء) (انگریزی میں)

۲۳۔ فورٹ عباس تحصیل کی بندوبست اراضی سے متعلق رپورٹ (۱۹۵۰ء) (انگریزی میں)

۲۴۔ بنک آف بہاولپور کی تیسری سالانہ رپورٹ (۱۹۵۰ء) ایضاً

۲۵۔ محکمہ تعلیم بہاولپور ڈویژن بشمول ڈیرہ غازی خان کی رپورٹ (۱۹۵۸ء - ۱۹۶۸ء) ایضاً

۲۶۔ بہاولپور ڈویژن سے متعلق ترقیاتی کاموں کی رپورٹ برائے سال (۶۸-۱۹۵۸ء) ایضاً

۲۷- بہاولپور ڈویژن کی اعداد و شمار پر مشتمل رپورٹ (۶۳-۱۹۶۲ء) ایضاً
۲۸- بہاولپور میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی کارکردگی کے جائزے کی رپورٹ (۶۵-۱۹۶۰ء)
(۳) محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب ہونے والے بعض اعداد و شمار گوشواروں اور جدول کی فائلوں کی تفصیل ذیل ہے۔
۱- مراد شاہ ناظم کے زیر انتظام نظامت میں موجود تحصیلوں کی حدود اور ان کے ناموں میں تبدیلی کے بارے میں معلوماتی گوشوارہ (۱۸۷۰ء) اردو میں۔
۲- انتظامی اکائیوں سے متعلق ریاست بہاولپور کا چارٹ ۱۹۰۲ء
۳- نواب صادق محمد خان خامس کا ریاستی انتظامیہ سے متعلق تجویز شدہ خاکہ برائے سال (۱۹۲۵ء)
۴- شماریاتی گوشوارہ ریاست بہاولپور برائے سال (۳۱-۱۹۳۰ء) انگریزی میں
۵- شماریاتی گوشوارہ ریاست بہاولپور برائے سال (۳۶-۱۹۳۵ء) ایضاً
۶- بہاولپور کارداریوں سے متعلق تفصیلات ایضاً
۷- ریاست بہاولپور کے اضلاع سے متعلق فہرستیں برائے (۱۹۵۳ء) ایضاً
(۴) محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب شدہ قوانین، ضوابط، قوائد کار، فرامین اور احکامات سے متعلق مواد کی تفصیل۔

محافظ خانہ بہاولپور میں کافی تعداد میں ایسے قوانین و ضوابط دستیاب ہوئے ہیں، جو ریاستی حکومت کی طرف سے مختلف ادوار میں وضع ہوئے اور انکا نفاذ ہوا۔ اسی طرح سے انگریزی ایجنسیوں کی حکومت کے دوران بھی قواعد کار اور احکامات جاری ہوئے۔ ان سے بالا بالا ایسے فرامین بھی ملتے ہیں جو امیران بہاولپور نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے جاری کیے۔ ان میں سے بیشتر قوانین و ضوابط مطبوعہ ہیں البتہ خاص امور سے متعلق احکامات اور فرامین غیر مطبوعہ بھی ہیں یہاں پر یہ بات واضح ہو کہ ۱۸۶۷ء یعنی پریس اور سرکاری گزٹ کی اشاعت کے بعد جس قدر قوانین و ضوابط، احکامات اور فرامین جاری ہوئے انہیں گزٹ بہاولپور میں بھی شائع کیا جاتا رہا۔(۲۲) ان میں سے اکثر قوانین و ضوابط ریاست بہاولپور سے متعلق ہیں جبکہ معدودے چند بیرونی ریاستوں کے بارے میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- قانون عام ریاست گوالیار	مطبوعہ حکومت گوالیار (۱۸۵۴ء)
۲- قانون معیاد سماعت مقدمات	مطبوعہ جموں کشمیر (۱۸۵۸ء)

۳- مجموعہ ضوابط فوج داری	مطبوعہ لاہور (۱۸۶۱ء)
۴- ایضاً	ایضاً (۱۸۶۵ء)
۵- ایکٹ نمبر ۸	ایضاً (۱۸۶۹ء)
۶- ایکٹ بابت رجسٹری	ایضاً (۱۸۷۱ء)
۷- قواعد اراضیات' چاہی' نہری' بارانی مضارعت ریاست بہاولپور	(۱۸۷۱ء)
۸- ایکٹ نمبر ۱۰	مطبوعہ لاہور (۱۸۷۴ء)
۹- مجموعہ احکام و قوانین پولیس پنجاب	ایضاً (۱۸۷۶ء)
۱۰- گنجینہ قوانین	(نامعلوم) (۱۸۷۷ء)
۱۱- مجموعہ قوانین مال	مطبوعہ لاہور (۱۸۷۷ء)
۱۲- ایکٹ نمبر ۱۸ بابت عدالت ہائے پنجاب	ایضاً (۱۸۷۷ء)
۱۳- ایکٹ نمبر ۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی	ایضاً (۱۸۷۷ء)
۱۴- ہندوستان کے جنگلات کا ایکٹ	مطبوعہ امرتسر (۱۸۷۸ء)
۱۵- قانون اسلحہ مجریہ ہند	مطبوعہ لاہور (۱۸۷۸ء)
۱۶- مجموعہ ضابطہ دیوانی	نامعلوم (۱۸۸۲ء)
۱۷- قانون انسداد قمار بازی ریاست بہاولپور	مطبوعہ بہاولپور (۱۸۸۲ء)
۱۸- مجموعہ قواعد رخصت ملازمان سول مجموعہ قواعد تنخواہ و مواجب قائم مقامی	مطبوعہ لاہور (۱۸۸۴ء)
۱۹- مجموعہ قوانین پنجاب پولیس (حصہ دوم)	ایضاً (۱۸۸۵ء)
۲۰- رسالہ قانون ہند	حکومت پنجاب (۱۸۸۷ء)
۲۱- خلاصہ قواعد پنجاب پولیس	نامعلوم (۱۸۸۸ء)
۲۲- مسودات قوانین ابتدائی (۹۰-۱۸۷۷ء)	ایضاً (۱۸۹۰ء)
۲۳- قواعد فروخت اسٹامپ ریاست کشمیر	ایضاً (۱۸۹۹ء)
۲۴- دستور العمل انہار	حکومت بہاولپور (۱۹۰۰ء)
۲۵- دستور العمل بندوبست اراضی	ایضاً (۱۹۰۰ء)
۲۶- ازدواجی و عائلی قوانین کمیشن	مطبوعہ لاہور (۱۹۰۰ء)

۲۷۔ ایکٹ ۱۸۸۷ء قانون مالگزاری پنجاب	مطبوعہ امرتسر	(۱۹۱۱ء)
۲۸۔ قانون انجمن ہائے امداد باہمی	بہاولپور	(۱۹۱۳ء)
۲۹۔ دستور العمل برائے خزانہ جات	ایضاً	(۱۹۱۳ء)
۳۰۔ دستور العمل انہار	ایضاً	(۱۹۱۳ء)
۳۱۔ ضابطہ ملازمت ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۱۴ء)
۳۲۔ ضابطہ حساب ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۱۶ء)
۳۳۔ ضوابط برائے تعیناتی برائے وزٹرز بہاولپور جیل	مطبوعہ بہاولپور	(۱۹۲۹ء)
۳۴۔ ضابطہ عمال ملازمان ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۳۰ء)
۳۵۔ قواعد زیر ایکٹ اسلحہ و قانون شکار ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۳۳ء)
۳۶۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ بہاولپور ۱۹۳۹ء	ایضاً	(۱۹۴۳ء)
۳۷۔ بہاولپور پنچائیت ایکٹ سال ۱۹۴۳ء	ایضاً	(۱۹۴۳ء)
۳۸۔ دستور العمل صیغہ نکاح خوانی	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۳۹۔ قواعد دربارہ تنظیم مساجد	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۰۔ قواعد تعمیر ارضیات	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۱۔ قواعد پنچائیت دہی ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۲۔ قانون اوقاف اسلامی	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۳۔ محکمہ مالیات سے متعلق قواعد و ضوابط	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۴۔ میونسپل الیکشن قوانین ریاست بہاولپور	ایضاً	(۱۹۴۹ء)
۴۵۔ ایکٹ دستور عبوری حکومت بہاولپور	ایضاً	(۱۹۵۲ء)
۴۶۔ بہاولپور اسمبلی کے قواعد کار	ایضاً	(۱۹۵۳ء)
۴۷۔ دستور العمل اشخاص قانون پیشہ	مطبوعہ پٹیالہ	(۱۹۵۶ء)
۴۸۔ دستور وفاق المدارس العربیہ پاکستان	مطبوعہ ملتان	(۱۹۵۹ء)

(۵) ریکارڈ بسلسلہ عطایات ریاست بہاولپور

ریاست بہاولپور کی طرف سے مختلف افراد، اداروں، تنظیموں، درگاہوں اور خصوصاً تعلیمی درسگاہوں کو دی جانے والی مالی امداد اور فیاضوں کے بارے میں زبان زد عام و خاص تھی۔ برصغیر پاک و ہند کا شاید ہی کوئی ایسا ادارہ، درسگاہ یا تنظیم ہوگی جو بہاولپور کی امداد سے مستفید نہ ہوئی

ہو اس سلسلے میں ایک فہرست صاحبزادہ قمر الزماں عباسی نے بھی شائع کی ہے۔(۲۳) ذیل میں عطایات بہاولپور کے سلسلے میں ایک فہرست پیش کی جاتی ہے جو مختلف افراد' اداروں کے خطوط اور درخواستوں پر مشتمل ہے۔ جن کے بارے میں دربار بہاولپور سے مالی اعانت کے سلسلے میں احکامات صادر ہوئے۔

۱۔ مسٹر کلارک سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس کے نام صاحبزادہ احمد خاں عباسی کا مراسلہ برائے ملنے معمول تولد فرزند۔ (۱۸۷۱ء)

۲۔ فہرست صاحبزادگان ریاست بہاولپور جو وظائف پاتے تھے۔ (۱۸۷۱ء)

۳۔ خواجہ غلام فرید کا خط وزیر بہاولپور کے نام بسلسلہ منظوری مبلغ دو روپے تیل و چراغ بنام خلیفہ واحد بخش (۱۸ جولائی ۱۸۷۲ء)

۴۔ قحط بنگال پر دربار بہاولپور کی طرف سے بھیجے گئے عطایات کی فہرست (۱۸۷۴ء)

۵۔ شبلی نعمانی معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء کا خط وزیراعظم بہاولپور کے نام بعنوان ریاست بہاولپور کے بے مثل فیاضی (۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

۶۔ عبدالحیٔ معتمد دفتر ندوۃ العلماء کا شکریہ کا خط (۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء)

۷۔ نواب سلیم اللہ خان آف ڈھاکہ کا خط برائے عطیہ بسلسلہ تعمیر ہوسٹل مسلم طلباء کلکتہ و ڈھاکہ (۱۹۰۹ء)

۸۔ سر آغا خاں کا خط وزیر بہاولپور کے نام شکریہ برائے عطیہ (۷ مارچ ۱۹۱۱ء)

۹۔ کنگ ایڈورڈ میموریل فنڈ کے سلسلے میں بہاولپور کے عطایات (۱۹۱۰ء)

۱۰۔ سر آغا خاں کا شکریہ کا خط برائے ادائیگی ڈیڑھ لاکھ روپیہ مزید (۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

۱۱۔ ترکی میں تباہی کے موقع پر برطانوی ریڈ کریسنٹ کو امداد دینے کے لیے خط (۱۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

۱۲۔ انجمن حمایت اسلام کو چندہ کی فراہمی پر سر فضل حسین کا خط وزیر بہاولپور کے نام (۱۰ جون ۱۹۲۱ء)

۱۳۔ انجمن حمایت اسلام کے صدر ذوالفقار علی خاں کا خط برائے ادائیگی مبلغ پچاس ہزار روپے بسلسلہ اسلامیہ کالج لاہور (۱۳ جون ۱۹۲۱ء)

۱۴۔ ایچی سن کالج کو سالانہ دو ہزار روپے چندہ کا ریکارڈ (۱۹۲۶ء)

۱۵۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو چندہ کی فراہمی کا ریکارڈ (۱۹۳۸ء)

۱۶۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو سو من گندم کی ترسیل کا پرمٹ (۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء)

۱۷۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم پاکستان کا خط وزیر اعلیٰ حسن محمود کے نام، فخرالنساء بیگم کو بہاولپور میں جائیداد کی الاٹمنٹ کے بارے میں خط (۲۵ اپریل ۱۹۵۳ء)

(۶) ریکارڈ بسلسلہ معاہدہ جات ریاست بہاولپور

ریاست بہاولپور اپنے قیام سے لے کر اپنے ادغام تک کے مختلف ادوار کے دوران مغل بادشاہوں، کابل کے حکمرانوں، ایسٹ انڈیا کمپنی، حکومت برطانیہ اور حکومت پاکستان کے زیر تحت رہی ہے۔ اس دوران ان بالادست حکومتوں کے ریاست کے حکمرانوں سے باہمی تعلقات اور اختیارات کے بارے میں متعدد معاہدات کئے ان میں سے بعض معاہدات محافظ خانہ بہاولپور میں محفوظ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ برطانوی حکومت سے طے پانے والے معاہدات (۱۸۳۳ء تا ۱۸۶۶ء)

۲۔ ریاست بہاولپور کے معاہداتی حقوق میں مختلف ادوار میں کی جانے والی دخل اندازی کے بارے میں دربار بہاولپور کی رنجش کا اظہار (۱۹۲۲ء)

۳۔ چیمبر آف پرنسز کی طرف سے منعقدہ کانفرنس (۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۳ء)

۴۔ بہاولپور اور پنجاب کے درمیان طے پانے والی سرحدات کا تصفیہ (۱۹۳۴ء)

۵۔ مرکزی امور سے متعلق طے پانے والا معاہدہ (۱۹۳۵ء)

۶۔ ہندوستانی ریاستوں کے فرمانرواؤں اور حکومت ہند کے مابین معاہدہ (۱۹۳۶ء)

۷۔ ریاست بہاولپور کی حکومت پاکستان سے الحاق کی دستاویزات اور ذیلی دستاویزات الحاق (۱۹۴۷ء)

۸۔ امیر آف بہاولپور کی نجی جائیداد واقع بہاولپور ہاؤس دہلی کی فروخت کا معاملہ (۱۹۴۹ء)

۹۔ وفاقی امور سے متعلق قانون سازی اور ریاست بہاولپور (۱۹۵۲ء)

(۷) سیاسی امور سے متعلق ریکارڈ کا جائزہ

محافظ خانہ بہاولپور میں ریاست کے اندر ہونے والی سیاسی سرگرمیوں کا مواد دستیاب ہے۔ اگرچہ ہندوستان کی دیگر ریاستوں کی طرح ریاست بہاولپور میں بھی سیاسی جماعتیں بنانے اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت تھی(۲۴) لیکن اس کے باوجود خفیہ طور پر یہاں کے عوام کے ہندوستان کی مشہور سیاسی جماعتوں سے رابطے تھے جن کا ذکر ریکارڈ درج ذیل سے ملتا ہے۔ اس ریکارڈ میں ۱۹۴۷ء کے بعد کا وہ ریکارڈ بھی شامل ہے جو حکومت پاکستان اور ریاست بہاولپور کے مابین بعض سیاسی امور سے متعلق ہے۔

۱۔ شورش صاحبزادگان اور اس کا تدارک (۱۹۲۵ء)

۲۔ امیر آف بہاولپور کی طرف سے ریاستی معاملات کے بارے میں عوام کے اندر پائی جانے والی بعض غلط فہمیوں کے تدارک کے بارے میں اعلان (۱۰ جون ۱۹۳۰ء)

۳۔ تحریک سول نافرمانی کے تدارک کے بارے میں بعض عملی اقدامات (۱۹۳۰ء)

۴۔ جماعت قادیانی کے امور خارجہ کے سیکرٹری کا پیرس سے نواب صاحب کو اپنی جماعت میں شمولیت کی دعوت کا خط۔ (۱۹۳۰ء)

۵۔ ریاست کے اندر انجمن احمدیہ کو رجسٹریشن سے بری الذمہ قرار دینے کی درخواست (۱۹۳۴ء)

۶۔ قادیانیوں کو مرتد قرار دینے کا فیصلہ چیف کورٹ بہاولپور (۱۹۳۵ء)

۷۔ ریاست میں ہندو مہاسبھا کی خفیہ سرگرمیوں پر مشتمل فائل (۱۹۳۵ء)

۸۔ ریاست کے اندر شیعہ، سنی اختلافات کا ریکارڈ (۱۹۴۱ء)

۹۔ ہندو مسلم اتحاد کے لیے اشتہار (۱۹۴۷ء)

۱۰۔ جمعیت المسلمین کی طرف سے پاکستان کے ساتھ ریاست بہاولپور کے بارے میں قرارداد (۱۹۴۷ء)

۱۱۔ مسلم لیگ احمد پور شرقیہ کی کارروائی۔

۱۲۔ پاکستان سے الحاق کرنے والی ریاستوں کے مستقبل سے متعلق، پاکستان کی مقنّنہ کے جائنٹ سیکرٹری عبدالحمید کا میمورنڈم (۱۹۵۴ء)

۱۳۔ ون یونٹ سکیم سے متعلق بہاولپور میں سیاسی ردعمل کی رپورٹ (۱۹۵۵ء)

(۸) تقریبات سے متعلق ریکارڈ

ریاست بہاولپور میں خاص مواقع پر منعقد ہونے والی سرکاری تقریبات کا ریکارڈ بھی محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب ہے جس کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ شاہ انگلستان کا پیغام والیان ریاست و رعایا کے نام (۲ نومبر ۱۹۰۸ء)

۲۔ امیر آف بہاولپور کا استقبالیہ خطبہ اسلام ہیڈ ورکس کی افتتاح اور لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کی آمد پر (۱۹۲۶ء)

۳۔ امیر آف بہاولپور کا استقبالیہ خطبہ لارڈ اردن وائسرائے ہند کے نام اسلام ہیڈ ورکس کی تکمیل کے موقع پر (۱۹۲۷ء)

۴۔ خطبہ صدارت چیف جج ہائی کورٹ محمد اکبر خاں بتقریب جلسہ سالانہ عربیہ قادریہ (۱۹۳۰ء)
۵۔ امیر آف بہاولپور کی تقریر بابت نئی آبادی در موقع دربار عید بہاولنگر (۱۹۳۰ء)
۶۔ ایس۔ ای۔ کالج بہاولپور میں جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر مولانا سید سلیمان ندوی کا خطبہ (۱۹۴۰ء)
۷۔ نواب بہاولپور کی آمد کے موقع پر زمینداران و رعایا بہاولپور کی عرضداشت (۱۹۴۱ء)

(۹) افواج بہاولپور سے متعلق ریکارڈ

بہاولپور کے امیران کی پرجانی شاخ سندھ سے نقل مکانی کر کے یہاں پہنچی تھی۔ سندھ میں اپنے قیام کے دران جب کلہوڑے اور داؤد پوترے ایک ہی خاندان تھے تو ان کا واسطہ سندھ کی بعض طاقتوں کے ساتھ مسلح مقابلہ کی صورت میں رہتا تھا۔ اس لیے تمام خاندان ایک زبردست فوجی طاقت رکھتا تھا۔ ریاست بہاولپور کے قیام کے ابتدائی دور میں یہاں کی مقامی اور بیرونی طاقتوں سے نبرد آزمائی کرنی پڑی اس دور میں باقاعدہ فوج نہیں تھی بلکہ ضرورت پڑنے پر ریاست بھر میں پھیلی ہوئی داؤد پوتروں کی مختلف شاخیں بہاولپور کے پرجانی داؤد پوترہ سردار کے طلب کرنے پر فوجی امداد مہیا کرتی تھی اور اس وقت کی فوج کو کوئی مرکزی حیثیت حاصل نہ تھی۔ انگریزوں کی عمل داری کے قیام کے بعد باقاعدہ فوج کو تشکیل دیا گیا۔(۲۵) جس کا انضمام پاکستان سے ۱۹۵۱ء میں ہوا۔(۲۶) اس وقت یہ فوج' افواج پاکستان کے پانچویں ڈویژن کے نام سے موجود ہے۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں سابقہ افواج بہاولپور پر مشتمل فوج کو پاکستان کے پینتیسویں ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا اور اس کا سابقہ نشان پیلیکن (حواصل) ہی برقرار رکھا گیا۔(۲۷) محافظ خانہ بہاولپور میں افواج بہاولپور سے متعلق ریکارڈ کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ فیصلہ بابت قواعد پنشن افواج ریاست بہاولپور (۱۷ دسمبر ۱۸۷۹ء)
۲۔ افواج ریاست بہاولپور کی خدمات سے متعلق ریکارڈ (۱۹۲۰ء)
۳۔ افواج ریاست بہاولپور کی تنظیم نو (۱۹۲۲ء)
۴۔ فرسٹ صادقیہ انفنٹری بہاولپور کی سالانہ رپورٹ (۲۵-۱۹۲۴ء)
۵۔ افواج بہاولپور کی سالانہ رپورٹ (۲۷-۱۹۲۶ء)
۶۔ افواج بہاولپور کی سالانہ رپورٹ (۳۰-۱۹۲۹ء)
۷۔ ریاست کے اہم دفاعی مقامات کے بارے میں معلومات (۱۹۳۱ء)
۸۔ افواج بہاولپور کی تنظیم نو کی سکیم (۳۲-۱۹۳۱ء)

۹۔ ریاست بہاولپور کو حکومت برطانیہ کی طرف سے مہیا کی جانے والی سلامی کی توپوں کی تفصیل (۱۹۳۸ء)
۱۰۔ جنگ عظیم دوم کے موقع پر حکومت برطانیہ کا ایمبولینس کا یونٹ کے سلسلے میں چندہ دینے پر شکریہ کا خط (۱۹۳۹ء)
۱۱۔ جنگ عظیم دوم کے موقع پر ڈسٹرکٹ وار فنڈ کی تفصیل (۱۹۴۱ء)
۱۲۔ پاکستان سے الحاق کے بعد امیر آف بہاولپور کے ذاتی استعمال کے لیے رہ جانے والا اسلحہ و سامان کی تفصیل (۱۹۴۷ء)
۱۳۔ محل کے اندر ہندو ملازمین کی سرگرمیوں سے متعلق پاکستانی حکومت کی انٹیلی جنس رپورٹ (۱۹۴۷ء)
۱۴۔ پاکستان کی حکومت کو ریاست بہاولپور کی طرف سے ایک کروڑ سالانہ کی رقم برائے دفاع کی ادائیگی کے سلسلے میں سکندر مرزا کے ساتھ خط و کتابت
۱۵۔ ریاست بہاولپور سے متعلق سیکورٹی انٹیلی جنس رپورٹ (۵۰-۱۹۴۹ء)
۱۶۔ افواج ریاست بہاولپور کے مستقبل سے متعلق ایک سوال نامہ (۵۱-۱۹۵۰ء)
۱۷۔ الحاق افواج ریاست بہاولپور (۱۹۵۲ء)

(۱۰) محافظ خانہ بہاولپور میں دستیاب ہونے والی ڈائریاں

ریاست بہاولپور کی تاریخ میں نواب بہاول خان خامس (۱۹۰۳ء - ۱۹۰۷ء) کا دور خصوصی اہمیت کا حامل ہے یہ پہلا نواب تھا جسے باقاعدہ طور پر انگریزی تعلیم و تربیت کے لیے ایچی سن کالج لاہور میں داخل کرایا گیا' نواب مذکور کو ریاست کے انتظامی معاملات سے اس قدر دلچسپی تھی کہ اقتدار سنبھالنے سے پہلے ہی ریاست کے شرقی و غربی اضلاع کا دورہ کیا اور تمام دفاتر کا معائنہ کیا حتیٰ کہ ہر ایک بستی میں پہنچ کر کاشتکاروں اور عوام کے مسائل سے آگاہی حاصل کی اور ریاستی عمل کی چیرہ دستیوں پر ان کی سرزنش کی یہ تمام دورہ جات نواب مذکور نے اپنے گھوڑے اور اونٹ (پکھی نامی) پر فروری ۱۹۰۱ء میں غربی اضلاع اور جولائی ۱۹۰۲ء میں مشرقی اضلاع دوران تعطیلات موسم گرما کیے۔(۲۸) جبکہ ہماری تحقیق کے مطابق نواب موصوف کے سفر نامہ کی ڈائریوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا پہلا سفر جو کہ ریاست کے مشرقی اضلاع کی طرف تھا۔ چار اپریل ۱۹۰۱ء سے شروع ہوا اور تیرہ اپریل ۱۹۰۱ء تک جاری رہا۔(۲۹) جبکہ دوسرا سفر جو کہ ریاست کے وسطی اور غربی اضلاع کی طرف تھا چودہ مئی ۱۹۰۱ء سے شروع ہوا اور تیس مئی

۱۹۰۱ء کو اختتام پذیر ہوا۔(۳۰) یہ ڈائریاں ریاست بہاول پور کے سرکاری مطبع صادق الانوار پریس سے شائع ہوئیں حقیقتاً نواب بہاولپور کے اس انتظامی سفر کے دوران ان کا ایک کاتب یہ تمام واقعات اردو میں لکھتا جاتا جسے روزانہ ملاحظہ اور دستخط کے لیے ان کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ اس طرح جب یہ دورے مکمل ہوگئے تو نواب موصوف نے اپنے اس سفر کی روئداد کو پولیٹکل ایجنٹ کو پیش کیا جہاں سے اس روئداد کو ایم مہردین ہیڈ کلرک دفتر پولیٹکل ایجنٹ کے ذریعے انگریزی میں ترجمہ کے بعد شائع کرایا گیا۔(۳۱) اسی طرح محافظ خانہ بہاولپور سے صاحبزادہ احمد خاں عباسی کی تعلیم و تربیت سے متعلق اس کے معلم رحیم بخش کا ایک روزنامچہ بھی ملا ہے جس میں صاحبزادہ مذکور کی روزانہ کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ درج ہے۔

۱۔ روزنامہ صاحبزادہ احمد خاں عباسی بابت تعلیم و تربیت از معلم رحیم بخش (۱۸۷۶ء)

۲۔ نواب بہاول خاں خامس کے عربی اضلاع کے دورہ کی تفصیلی ڈائری (۱۹۰۱ء)

۳۔ نواب بہاول خاں خامس کے مشرقی اضلاع کے دورہ کی تفصیلی ڈائری (۱۹۰۲ء)

(۱۱) متفرقات

محافظ خانہ بہاولپور میں بے شمار ایسا مواد بھی موجود ہے جو مختلف موضوعات سے متعلق ہے جس کا مختصر جائزہ ذیل میں پیدا کیا جاتا ہے۔

(الف) مالیاتی امور سے متعلق ریکارڈ

۱۔ ریاست بہاولپور کا بجٹ برائے سال (۳۶-۱۹۳۵ء)

۲۔ مرکزی حکومت کی مختلف انتظامی اکائیوں (صوبوں) کو دی جانے والی سالانہ مالی امداد (۵۱-۱۹۵۰ء)

۳۔ ریاست بہاولپور کا اضافی سالانہ میزانیہ برائے سال (۵۳-۱۹۵۲ء)

۴۔ ریاست بہاولپور کا سالانہ بجٹ برائے سال (۵۴-۱۹۵۳ء)

۵۔ ریاست بہاولپور کا اضافی سالانہ بجٹ برائے سال (۵۴-۱۹۵۳ء)

۶۔ وزیراعظم بہاولپور کی بجٹ تقریر (۵۴-۱۹۵۳ء)

۷۔ ریاست بہاول پور کا سالانہ بجٹ برائے سال (۵۶-۱۹۵۵ء)

(ب) معمولات و رسوم سے متعلق ریکارڈ

۱۔ اعلان تخت نشینی محمد بہاول خان عباسی (۱۸۵۲ء)

۲۔ دستور العمل ملاقات راجہ صاحب بہادر والی جنید با نواب صاحب بہادر والئی بہاول پور

(۱۸۷۴ء)

۴۔ رجسٹر معمولات بابت معلوم کرنے بسلسلہ شادی چچا صاحب ریاست جیسلمیر(۱۸۷۵ء)

(ج) مواد متعلقہ تاریخ

۱۔ بہاول پور شہر کا نقشہ (۱۹۰۶ء)

۲۔ ریاست بہاول پور میں سال ۱۹۱۲ء کے دوران ہونے والے اہم واقعات کا مختصر جائزہ

۳۔ ریاست بہاولپور میں سال ۱۹۱۳ء کے دوران ہونے والے اہم واقعات کا مختصر جائزہ

۴۔ ریاست بہاولپور میں سال ۱۹۱۴ء کے دوران ہونے والے اہم واقعات کا مختصر جائزہ

۵۔ ریاست بہاولپور میں سال ۱۹۱۵ء کے دوران ہونے والے اہم واقعات کا مختصر جائزہ

۶۔ خزانہ بہاولپور میں محفوظ شدہ قدیم سکہ جات کی تفصیل اور ان کی فروخت سے متعلق اقدامات کی تفصیل۔

۷۔ بہاولپور شہر کی ٹاؤن پلاننگ سکیم (۱۹۴۰ء)

۸۔ مہم معرکہ ملتان میں خدمات کی انجام دہی کے سلسلے میں نواب بہاولپور کو ملنے والی پنشن اور دیگر مراعات کے بارے میں خط و کتابت (۴۹-۱۸۴۸ء)

(د) ملازمین ریاست بہاول پور سے متعلق فہرستیں

☆☆☆☆

۱۔ سول لسٹ ملازمین بہاول پور (۱۹۲۰ء)

۲۔ سول لسٹ ملازمین بہاول پور (۱۹۳۲ء)

۳۔ بہاول پور ریاست کے خطاب یافتگان کی فہرست (۱۹۴۵ء)

۴۔ دربار بہاولپور کے کرسی نشینوں کی فہرت (۱۹۰۳ء)

حوالہ جات

۱۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، لاہور، سن ندارد، ص ۱۲۱۰۔

۲۔ میرانی، محمد حسن خان، تذکرہ ملوک شاہ، بہاولپور، ۱۹۹۶ء، ص ۲۶۔

۳۔ گورگانی، محمد اشرف و مولوی محمد دین، صادق التواریخ، بہاولپور ۱۸۹۹ء ص ۱۷۷

۴۔ انٹرویو، نور محمد سینئر کلرک محافظ خانہ بہاولپور (۱۹۲۴ء تا حال) ۲۸ اگست ۱۹۹۷ء۔

۵۔ نواب بہاول خاں ثانی، مزامین بہاولپور، فرمان نمبر ۳۔

6.Administration Report of Bahawalpur State, for the year (1911-1912) Lahore, 1912, p. 3.

۷۔ بستہ سے مراد متعدد فائلوں پر مشتمل ایک گھڑی ہے جو کسی ایک رنگ کے کپڑے سے بنی ہے۔

۸۔ انٹرویو، نور محمد سینئر کلرک۔

۹۔ ہر چالیس سال کے بعد غیر ضروری ریکارڈ تلف کر دیا جاتا ہے۔

۱۰۔ انور، محمد رمضان، اردو نامہ، علاقائی دفتر دستاویزات میں موجود اردو کی قانونی کتب، لاہور ۱۹۸۳ء ص ۱۸۔

۱۱۔ ایضاً ص ۱۸۔

۱۲۔ انٹرویو، نیاز احمد، جونیئر کلرک (۱۹۷۸ء تا حال) محافظ خانہ، ۲۹ اگست ۱۹۹۷ء

۱۳۔ صادق الاخبار ۱۲ ستمبر ۱۸۶۷ء ص ۲۔

۱۴۔ ایضاً ص ۲۔

۱۵۔ ایضاً ص ۱۔

16. Administration Report of Bahawalpur State, for the year of 1866-67, Bahawalpur, 1867, (Tital Page).

17. Report on the Reorgenization of Bahawalpur State, for the year 1866-1867, Bahawalpur, 1867, p, 1.

18. Ibid., p. 5.

19. Ibid., p. p. 6-7

20. Ibid., p. p. 8-9

21. Administration Report of Bahawalpur State, for the year 1911-1912 and 1915-1916, Lahore, 1916.

۲۲- گورنمنٹ گزٹ بہاولپور، نمبر ۳۳، ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء ص ۳-

۲۳- عباسی، قمرالزماں، بہاولپور کا صادق دوست، لاہور، ۱۹۹۲ء ص ۳۷،۳۸-

۲۴- شہاب، سعود حسن، بہاولپور کی سیاسی تاریخ، بہاولپور، ۱۹۷۷ء ص ۱۲۵-

25. Report on the Reorginization of the Bahawalpur State, p. 4.

۲۶- ایڈمنسٹریشن فائل، متعلقہ افواج بہاولپور ص ۹-

27. Bokhari, Major karim Haider, The Palican 1989. The Pelican as a formation Sign, Bahawalpur, 1989, p. 14.

۲۸- عزیز، محمد عزیز الرحمٰن، حیات محمد باہول خاں خاص، بہاولپور، ۱۹۳۹ء ص ص ۳۳-۴۷-

29. Diaries of the first Tour, H. H. Nawab Muhammad Bahawal Khan V Chief of Bahawalpur, (Translated by M. Mihradin), Bahawalpur, 1901, p.p. 1-15.

30. Diaries of the Second Tour, H. H. Nawab Muhammad Bahawal Khan V Chief of Bahawalpur, (Translated by M. Mihrdin) Bahawalpur, 1901, p.p. 1-18.

31. Ibid., (Tital page).